احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 39

منگل 29 ستمبر 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 29 ستمبر 2009ء 9 شوال 1430 ہجری 29 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 219

اللہ کے خاص بندے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں- پوچھا گیا اس سے کون لوگ مراد ہیں- فرمایا: قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے خاص بندے ہیں-

﴿سنن ابن ماجہ المقدمہ- باب فضل من تعلم القرآن حدیث نمبر 211﴾

رمضان نے جو ہمیں عباد الرحمٰن بننے کے اسلوب سکھائے، ان پر عمل کرتے ہوئے اپنی راتوں کو عبادت سے سجائیں

خدائے رحمٰن کے مومن بندے دنیا کی لغویات سے ہمیشہ پرہیز کرتے ہیں

چاہئے کہ ہر وقت توبہ واستغفار کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی دنیاوی مشکلات کی جہنم سے بھی بچائے رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 ستمبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الفرقان آیات 64 تا 77 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بعض خصوصیات اور علامتیں بتائی ہیں جن کو اختیار کر کے انسان عباد الرحمٰن کہلا سکتا ہے جن میں ذاتی ذمہ داریوں، معاشرتی ذمہ داریوں اور خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ پس رمضان کے بعد بھی اگر ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنتوں سے حصہ لینے والے ہوں گے۔ عباد الرحمٰن کی **پہلی** خصوصیت یہ ہے کہ وہ زمین پر عاجزی اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں، ہر فیصلہ ان کا اعتدال پر ہوتا ہے، بلاوجہ کی سختی اور غصہ ان کی طبیعت پر نہیں ہوتا۔ **دوسری** خصوصیت یہ کہ وہ گند کا جواب گند سے نہیں دیتے، بڑی احتیاط سے مشکل حالات کا سامنا کرتے اور صبر و دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے برے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ پس آج بھی اور آئندہ بھی ہم نے ہر ایک برے بھلے دوست و دشمن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پرتو بننے کی کوشش کرتے ہوئے رحمت کا سلوک کرتے چلے جانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عباد الرحمٰن کی **تیسری** خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے رب کیلئے راتیں سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ پس آج جبکہ احمدیوں کیلئے مصائب اور مشکلات کا دور ہے ہر احمدی اپنی فرض نمازوں کے ساتھ راتوں کو نوافل سے سجائیں اور تہجد کی طرف توجہ دیں۔ راتوں کو اٹھنا صرف ذاتی اغراض کیلئے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور جماعتی ترقی کی خاطر دعاؤں کے لئے ہو۔ رمضان نے جو ہمیں عباد الرحمٰن بننے کے اسلوب سکھائے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی راتوں کو عبادتوں سے سجائیں۔ **چوتھی** خصوصیت یہ بیان فرمائی کہ عباد الرحمٰن خدا تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جہنم سے دوری کی دعائیں کرتے ہیں۔ پس چاہئے کہ ہر وقت توبہ واستغفار کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی دنیاوی مشکلات کی جہنم سے بھی بچائے، **پانچویں** خصوصیت یہ ہے کہ وہ اسراف نہیں کرتے، حضور انور نے فرمایا کہ اس کی ایک مثال شادی وبیاہ کے موقع پر بے جا خرچ کرنا ہے، ایسے مواقع پر اگر سادگی کا مظاہرہ کیا جائے تو یہی بچت کی رقم غریب بچیوں کی شادی، یتیموں کی پرورش اور اسی طرح دوسرے نیکی کے کاموں میں لگ سکتی ہے تو یہی چیز ہے جو انسانوں کو عباد الرحمٰن بناتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **چھٹی** چیز یہ بیان فرمائی کہ عباد الرحمٰن بخل اور کنجوسی بھی نہیں کرتے۔ پس جہاں اسراف کرنے والوں کو ناپسند فرمایا ہے وہاں بخل کرنے والوں کو بھی انتہائی ناپسند فرمایا گیا ہے اس لئے ایک مومن کو ہر دو صورتوں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہئے۔ **ساتویں** علامت یہ بتائی کہ وہ شرک کے قریب بھی نہیں جاتے کیونکہ خدا کے نزدیک یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔ عباد الرحمٰن صرف ظاہری شرک سے ہی نہیں بلکہ شرک خفی سے بھی بچتے ہیں اور خیال رکھتے ہیں کہ ان کی کوئی حرکت وعمل کسی قسم کے شرک خفی کا باعث نہ بنے۔ **آٹھویں** خصوصیت یہ کہ وہ کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔ دینی جنگوں میں کسی بچے، بوڑھے، عورت، مذہبی لیڈر، پادری اور راہب وغیرہ جو جنگ میں شامل نہیں انہیں قتل نہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ **نویں** خصوصیت یہ ہے کہ عباد الرحمٰن زنا نہیں کرتے۔ آجکل انٹرنیٹ اور بعض گندے ٹی وی چینلز جو دیکھے جاتے ہیں یہ سب ذہنی اور نظری زنا میں شمار ہوتے ہیں۔ پس احمدیوں کو ان سے بھی بچنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **دسویں** خصوصیت عباد الرحمٰن کی یہ ہے کہ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں اور نہ جھوٹی گواہی دیتے ہیں۔ پس احمدیوں کو اپنی گواہیوں میں خاص طور پر عائلی معاملات میں سو فیصد سچ سے کام لینا چاہئے۔ **گیارہویں** علامت یہ ہے کہ دنیاوی لذات سے متاثر ہو کر اس میں شامل نہیں ہو جاتے، عباد الرحمٰن ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرتے ہیں **بارہویں** علامت یہ ہے کہ جب قرآن کریم کے حوالے سے نصائح کی جائیں تو ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر **تیرھویں** خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور اولادوں کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک رکھے پس دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنے نمونے بھی قائم کرو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسانوں میں سے جو سب سے زیادہ قابل قدر ہے اسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور اپنے اندرونے کو صاف رکھتے ہیں اور بنی نوع کے ساتھ خیر اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں اور خدا کے سچے فرمانبردار ہیں۔ فرمایا یہ خصوصیات ایک سچے احمدی میں ہونی چاہئیں۔ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ ان خصوصیات کے حامل بنیں جو عباد الرحمٰن بننے کے لئے ضروری ہیں۔ آمین

پشاور بم دھماکہ میں دو احمدیوں کی وفات

احباب جماعت کو بڑے افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 26 ستمبر 2009ء کو عسکری بینک پشاور صدر کے سامنے کار بم دھماکہ میں دو احمدی مکرم ریاض احمد صاحب عمر 40 سال اور مکرم امتیاز احمد صاحب عمر 25 سال پسران مکرم مختار احمد صاحب مرحوم سابق انسپکٹر مال آمد موقع پر ہی وفات پا گئے۔

دونوں بھائی اچینی پایاں کے رہائشی تھے اور میڈیسن کی دکان کرتے تھے۔ کسی کام کی غرض سے موٹر سائیکل پر اس جگہ سے گزر رہے تھے کہ زد میں آ گئے۔ اسی روز رات 9 بجے احمدیہ قبرستان پشاور میں محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احمدیوں نے شرکت کی اور وہیں پر تدفین عمل میں آئی۔

مکرم ریاض احمد صاحب شادی شدہ تھے انہوں نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ، 3 سالہ بیٹی عائزہ اور 2 سالہ بیٹا مسرور احمد چھوڑے ہیں۔ ایک غیر شادی شدہ بھائی بھی پسماندگان میں شامل ہیں۔ والدین پہلے ہی وفات پا چکے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے نیز معصوم چھوٹے بچوں اور ان کی والدہ کا حامی وناصر اور معین و مددگار رہو۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

بیت الذکر کوئٹہ کے لئے ایک صحت مند خادم کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی مناسب تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند دوست اپنی مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ سے رابطہ قائم کریں۔

﴿ناظر امور عامہ﴾

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ جرمنی کا خطبہ جمعہ سے افتتاح اور افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

صرف احمدیت قبول کر لینا ہی ہمارے لئے کافی نہیں بلکہ قرب الٰہی کے راستوں کی تلاش بھی ہم ہمیشہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور تڑپ ہمارے عملوں سے نظر آتی ہو

تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کرو۔ تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال کی پڑتال کرتے پھرو

مکرم طٰہٰ قزق صاحب آف اُردن کی وفات پر ان کے خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ۔ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 راگست 2009ء بمطابق 14 ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ۔ منہائیم (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

الحمد للہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے بھی ایک خاص مقصد لئے ہوئے ہوتے ہیں جس کا حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریرات اور اشتہارات میں ذکر فرمایا ہے اور وہ باتیں یا مقاصد جن کے لئے آپ نے جلسے کا اہتمام فرمایا ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض اس کے فضل سے بڑھے اور بڑھانے کی توفیق ملے۔ تیسرے یہ کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ بڑھے اور چوتھے یہ کہ (۔) سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔

پس آپ میں سے ہر ایک ان مقاصد کو سامنے رکھے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل جو روحانی ماحول میسر آیا ہے اور اس ماحول کو پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ یہاں کے پروگرام ایسے بنائے جاتے ہیں کہ ماحول پیدا ہو۔ پروگراموں میں عبادات کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ فرض نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی انتظام ہے تا کہ وہ جن کے لئے انفرادی طور پر تہجد پڑھنا مشکل ہے، اٹھنا مشکل ہے، اجتماعی تہجد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تین دنوں میں اس میں شامل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے عین ممکن ہے کہ وہ ان دنوں میں سنجیدگی سے دعائیں کریں تو بہت سوں کو پھر تہجد مستقل پڑھنے کی عادت بھی پڑ جائے۔ نوافل کی طرف توجہ پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ کیونکہ ایک احمدی سے اس ماحول میں جو جلسے کا ماحول ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان دنوں میں جہاں وہ دینی باتیں سن کر دینی علم بہتر کرنے کی کوشش کرے، اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کی کوشش کرے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کے لئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ جب یہ ایک کوشش سے کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے معرفت الٰہی میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ پس یہ معرفت الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے آپس میں محبت و پیار کی فضا بھی پیدا کرتی ہے۔ اس طرف توجہ دلاتی ہے اور ایک تڑپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور انسانیت کو اس سے فیضیاب کرنے کے لئے دعاؤں کی طرف بھی مائل کرتی ہے۔ یہ سب کچھ بیشک خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے لیکن اس کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں پہل کرتے ہوئے تمہاری حالتوں کو سنواروں گا بلکہ (۔) ہمیں خدا تعالیٰ کا یہی پیغام ملا ہے اور قرآن کریم میں بھی کہ تم ایک قدم آؤ میں دو قدم بڑھوں گا۔ تم چل کر آؤ میں دوڑ کر آؤں گا۔

(صحیح مسلم باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی اللّٰہ)

پس یہ قدم بڑھانے اور چل کر خدا تعالیٰ کی طرف جانے کے عمل ہمیں پہلے کرنے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی وسیع تر رحمت کی وجہ سے ہمارے اٹھنے والے قدموں کی گنتی کو کئی گنا بڑھا دے گا اور ہمارے چلنے کے فاصلوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے اور اس کا فضل چاہنے کے لئے طے کئے جا رہے ہیں اس طرح کم کر دے گا کہ اس دُوری اور بُعد کا احساس ہی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہی بات آپ کو قرآن کریم میں بھی فرمائی ہے جیسا کہ فرماتا ہے (۔) (العنکبوت: 70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کریں گے۔ پس یہ ہے خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیارا انداز۔ ایک تو اس کے اپنے بندوں پر عمومی انعامات اور احسانات ہیں ربّ ہونے کے ناطے اور رحمٰن ہونے کے ناطے اور ایک وہ سلوک ہے جو خاص بندوں سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اس سلوک سے حصہ پانے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں تو وہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے اور اپنے انعامات کی بارش ان پر برساتا چلا جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جب ہم یہاں اپنے دنیاوی دھندے چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، کاروباروں کو چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، ملازمتوں سے رخصتیں لے کر جمع ہوتے ہیں تو پھر خالص ہو کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے بن جائیں ورنہ ہمارا اس جلسے میں آنا محض دنیاوی اغراض کے لئے ہوگا اور اس بات سے حضرت مسیح موعود نے سخت کراہت فرمائی ہے اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ کا مقصد تو ہمیں معرفت الٰہی میں ترقی دلوانا تھا۔ (۔)

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''بموجب تعلیم قرآن شریف ہمیں یہ امر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اپنے کرم، رحم، لطف اور مہربانیوں کے صفات بیان کرتا ہے اور رحمٰن ہونا ظاہر کرتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ (۔) (النجم: 40) اور (۔) (العنکبوت: 70) فرما کر اپنے فیض کو سعی اور مجاہدے پر منحصر فرماتا ہے۔ نیز اس میں صحابہ (۔) کا طرز عمل ہمارے واسطے ایک اسوہ حسنہ اور عمدہ نمونہ ہے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ:507)

(تفسیر حضرت مسیح موعود۔ سورۃ العنکبوت آیت 70 جلد سوم صفحہ 632)

پھر آپ فرماتے ہیں ''اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے (۔) میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدے کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ:507-506)۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 633)

............پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ منزل مقصود تک پہنچنا ہی ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور ایک مومن کی منزل مقصود دنیاوی بڑائی اور مقام حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنا ہے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا ہے اور انہیں ادا بھی کرنا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق دے کر معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لئے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی۔ ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائی جن پر چل کر آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے خدا تعالیٰ کا قرب پایا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا مقصود بنایا۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ جس کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ہمیں یا ہمارے باپ دادا کو حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی آگے بڑھ کر ان راستوں پر چلنے کی بھی کوشش کریں اور یہی حقیقی شکر گزاری ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مزید وارث بناتی چلی جائے گی۔

(۔)(العنکبوت: 70) میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اپنی محبت کا ایک عجیب اظہار فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی اسی کی وضاحت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرف چل کر آنے پر دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ لفظ استعمال فرمایا ہے کہ جَاھَدُوْا فِیْنَا۔ یہ الفاظ جو ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلی کوشش بہرحال بندے نے کرنی ہے اور معمولی کوشش نہیں بلکہ بھرپور کوشش۔ لفظ جَھَدَ کا مطلب ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر کوشش کرتے چلے جانا ہے۔ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے استقلال دکھانا اور برائی کے خلاف اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیزاری کا اظہار کرنا اور عملی قدم اٹھانا۔ اب یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ انسان کہے کہ مَیں نے صحیح راستے پر چلنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا کوئی راستہ نہیں دکھایا۔ ہدایت کے راستے کے لئے برائیوں سے بیزاری شرط ہے۔ ہر طرح کی کوشش شرط ہے اور مستقل مزاجی شرط ہے۔ جب یہ شرطیں پوری ہوں گی تو خدا تعالیٰ جس نے انسان کو برے اور بھلے کی تمیز بھی عطا فرمائی ہے۔ اس کی آزادی بھی دی ہے اور شیطان کو بھی انسان کو ورغلانے کے لئے آزاد چھوڑ دیا۔ فرماتا ہے کہ برائی اور دنیاداری میں بظاہر زیادہ آسائش اور چمک دمک نظر آنے اور شیطان کے اس کو خوبصورت کر کے دکھانے کے باوجود جب میرا بندہ میری طرف آنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور کرے گا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مَیں اس کو پھر آگ کے کنویں میں گرنے دوں۔ یقیناً پھر میں اس کو آگ کے کنویں میں گرنے سے بچاؤں گا اور جب انسان یہ کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح دوڑتا ہوا آتا ہے اور اپنے بندے کو ایک بچے کی طرح اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔ پس اگر کبھی اس تعلق میں کمی آتی ہے تو خدا اور بندے کا ہے تو بندے کی کوتاہی کی وجہ سے کمی آتی ہے۔ اس ناخلف بچے کی وجہ سے آتی ہے جو اپنے ماں باپ کو ان کا مقام نہیں دیتا۔ ورنہ ماں تو اپنے بچے کی ہر پکار پر بے چین ہو کر اس کی طرف دوڑتی ہے۔ پس یہ انسان کا کام ہے کہ ناخلف بچے کی طرح نہ بنے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ کمزور اور ناتواں سمجھے اور کبھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی مدد سے مستغنی نہ سمجھے۔ اصل غنی تو خدا تعالیٰ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے لیکن اس کے باوجود بندے کی پکار کی انتظار میں رہتا ہے کہ کب میرا بندہ مجھے پکارے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں۔

پس یہ ماحول جو ہمیں ملا ہے جس میں ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ تین دن گزاریں گے اس میں ہر مرد، عورت جوان اور بوڑھا اپنے جائزے لیتے ہوئے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایک کوشش کے ساتھ اپنے راستوں پر چلتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ جب تمام دعائیں ایک مقصد کے لئے یکجا ہو کر آسمان کو پہنچتی ہیں اور مقصد بھی وہ جس کے حصول کے لئے خود خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توجہ دلائی ہے تو پھر یقیناً یہ دعائیں اور کوششیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ پس جیسا کہ جَھَدَ کے معنی میں مَیں نے بتایا تھا کہ تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نیکیوں کو اختیار کرتے ہوئے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے انتہائی کوشش کے ساتھ ان برائیوں کو ترک کرتے ہوئے جب ہم دعا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ صرف احمدیت قبول کر لینا ہی ہمارے لئے کافی نہیں بلکہ قرب الٰہی کے راستوں کی تلاش بھی ہم ہمیشہ جاری رکھیں اور ہمارے پیش نظر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور تڑپ ہمارے عملوں سے نظر آتی ہو۔ ہمیشہ ہم اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ ہمارا ہر نیک عمل دوسرے نیک عمل کی طرف لے جانے والا ہو۔ اگر ہم نیک نیتی سے صدقہ دینے والے ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دینے والے ہوں گے۔ روزے کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے کہ لوگوں سے ہمدردی کرنے والے بھی ہوں گے۔ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والے بھی ہوں گے۔ اپنے رشتوں کے حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ بیوی خاوند کے اور خاوند بیوی کے جذبات کا احترام کرنے والا بھی ہوگا۔ امانتوں کے حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ نہ کہ دھوکے سے ایک دوسرے کا مال کھانے والے۔

پس ایک نیکی کی کوشش جب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نیکی پھر آگے بچے دیتی چلی جاتی ہے، جو خدا تعالیٰ کی خاطر روزے میں بھوکا رہتا ہے تا کہ اس کی رضا حاصل کرے۔ اس سے کس طرح توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرض عبادات اور نمازیں وغیرہ جو ہیں ان کو ادا نہیں کرے گا؟ اور اس کی تمام شرائط کے ساتھ نمازوں کو ادا کرنے کی طرف اس کی توجہ نہیں ہوگی۔ جو اپنا مال خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربان کرتا ہے۔ یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ وہ دھوکے سے دوسروں کا مال کھائے۔ اگر حضرت مسیح موعود کے جاری کردہ نظام وصیت میں کوئی شامل ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے شامل ہے تو ایسا شخص پھر مسلسل اس کوشش میں رہے گا اور رہنا چاہئے کہ وہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تمام حق جو ہیں وہ فرائض اور نوافل کی صورت میں ادا کرے اور بندوں کے تمام حقوق بھی فرائض اور نوافل کی صورت میں ادا کرے۔

پس یہ وہ اصل جہاد ہے جو جب مستقل مزاجی سے کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا جائے تو ایک کے بعد دوسری نیکی کی طرف متوجہ کرتا چلا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ پھر خود اپنی طرف آنے کے لئے راستے اسے دکھاتا چلا جاتا ہے اور ایک منزل کے بعد دوسری منزل کی طرف جانے کی طرف اللہ تعالیٰ پھر راہنمائی فرماتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے لئے عبادات بھی ضروری ہیں، استغفار بھی ضروری ہے، ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔ کمزوریوں کو ڈھانپے جانے کے لئے مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مستقل اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ توبہ، استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ ہے۔ ان دنوں میں اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔

استغفار کی حقیقت اور اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَرَ سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس

لفظ کے معنی اَور بھی وسیع کئے گئے ہیں اور یہ بھی مراد کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا۔ اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قبولیت کے ذریعے بگڑنے سے بچاوے۔ .... پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے"۔

فرمایا "جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی"۔

(مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ 667-668)

پس یہ ہے استغفار کی وہ گہری حکمت جس کو پیش نظر رکھ کر ہمیں استغفار کرنی چاہئے۔ انسان کمزور ہے اپنی طاقت سے برائیوں سے بچ نہیں سکتا اور نفس امارہ بعض دفعہ انسان پر غالب آ جاتا ہے۔ امارہ کہتے ہیں جو بدی کی طرف رغبت دلانے والا ہو۔ سرکشی اور بغاوت پر آمادہ کرنے والا ہو۔ انسان کے نفس کے اندر یہ شیطان اٹھتا رہتا ہے۔ پس اس سرکشی سے اس بغاوت اور برائی سے تبھی بچا جا سکتا ہے جب بار بار خدا تعالیٰ کو انسان پکارے۔ شیطان نے خدا تعالیٰ کو کہا تھا کہ میں ہر راستے سے تیرے بندوں کو ورغلانے اور انہیں برائیوں کی طرف مائل کرنے کے لئے آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ جو میرے خالص بندے ہیں وہ کبھی بھی تیرے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔ پس شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے انسان کو بڑی کوشش کرنی چاہئے۔ شیطان نے انسان کو بڑی بڑی امیدیں دلا کر ورغلانے کی کوششیں کی ہیں اور کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے استغفار کا ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے اور یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوشش کریں گے ان کو مَیں ہدایت کے راستے دکھاؤں گا اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں یہ مستقل مزاجی سے کوشش ہے۔ اگر شیطان ہر راستے پر ورغلانے کے لئے بیٹھا ہے تو خدا تعالیٰ کا بھی وعدہ ہے کہ جو ایک کوشش سے میری طرف آئیں گے (۔) ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ہدایت دیں گے۔ پس استغفار بھی جو خالص ہو کر مستقل مزاجی سے کی جائے اللہ تعالیٰ سے برائیوں کے خلاف طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس اصل کو سمجھیں اور اس روحانی ماحول میں فائدہ اٹھاتے ہوئے اس روحانی ماحول سے اپنے نفسوں کے جائزے لیتے ہوئے اپنی تمام روحانی اور اخلاقی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں اور ان کے دل میں ایک درد ہو، ایک تڑپ ہو اور کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ سے اس کی طاقت چاہیں۔

حضرت مسیح موعود کے کلام کی یہ بھی خوبصورتی ہے کہ ہر ہر لفظ اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہوتا ہے۔ مثلاً فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو۔ اب انسان تو کمزور ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اس میں بشری کمزوری نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی انسان کامل پیدا کیا ہے تو ایک ہی انسان کامل تھا جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ بشری کمزوریاں بیشک انسان میں رہتی ہیں لیکن استغفار کا فائدہ یہ ہے کہ وہ ظاہر نہ ہوں۔ کبھی ایسی حالت نہ آئے جو ان کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اگر کبھی ایسی حالت آتی ہے تو فوراً استغفار کی وجہ سے خدا تعالیٰ وہ طاقت عطا فرمائے کہ اس کا اظہار نہ ہو سکے۔ مثلاً غصہ ہے جب بہت سارے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں بعض واقعات ایسے ہو جاتے ہیں۔ انسان کے اندر اس کا مادہ بھی ہے اور جب کوئی ایسی حالت جو کسی شخص کے لئے ناپسندیدہ ہو تو غصہ کی صورت میں اس کا اظہار ہوتا ہے لیکن جب استغفار کی ڈھال کے اندر ایک انسان رہ رہا ہو تو بے محل غصہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر انسان کو جائز غصہ آئے گا بھی تو وہ مغلوب الغضب ہو کر نہیں آئے گا بلکہ اصلاح کے لئے آئے گا۔ پھر اور بھی بہت سی بشری کمزوریاں ہیں جو ہر ایک کی طبیعت کے لحاظ سے کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہیں۔ لیکن اگر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش ہو گی اور اس کے لئے کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ برائیوں کو دور کرنے اور ان کے بدنتائج سے پھر انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو اصل انسانی فطرت ہے وہ نیکی کی طرف لے جانے والی ہے۔ نیک فطرت ہے اور یہ فطرت وہ ہے جس کے بارے میں حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ نیک فطرت پیدا ہوتا ہے اور بڑے ہونے تک وہ جس ماحول میں رہ رہا ہوتا ہے اس کا ماحول اسے وہ بناتا ہے جو نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پس استغفار اس نیک فطرت کو بھی ابھارتی ہے اور بدی کو اس طرح دبا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے اس کا اظہار نہیں ہوتا اور پھر اس کو یعنی نیکیوں کو مستقلاً اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔

پس ان دنوں میں جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے جائزے لیں اور بہت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ جب اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو آپ اپنی جماعت سے چاہتے ہیں۔ صرف دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں آگے بڑھنا ہمارا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور نیکیوں میں سبقت لے جانا ہمارا مقصود ہو۔ کسی کی دولت دیکھ کر زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی خواہش نہ ہو۔ اگر دولت کمانے کی خواہش ہو تو وہ بھی اس لئے کہ دین کی خاطر اسے خرچ کروں اور کسی کو اگر کوئی خواہش ہو دلی درد کے ساتھ تو کسی کو نیکیوں میں آگے بڑھتا ہوا دیکھ کر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی خواہش ہو اور تڑپ ہو اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد اور طاقت مانگنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دنوں کے نیک اثرات ہر ایک میں پیدا فرمائے۔

کارکنان ہیں تو وہ بھی چلتے پھرتے، کام کرتے، ذکر الٰہی اور استغفار کرتے رہیں اور اس بات پر خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے جن سے حسن سلوک اور حسن خُلق سے پیش آنا ان کا فرض ہے اور یہ اس لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنے مسیح و مہدی کو فرمایا تھا اور آج یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جب فرمایا تھا کہ (۔) کثرت سے لوگ آئیں گے اور ایسے راستوں سے آئیں گے جو اُن کے چلنے سے گہرے ہو جائیں گے۔ تو آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی فرمایا ہے کہ لوگوں کی کثرت دیکھ کر پریشان نہ ہو جانا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوش خلقی کی تلقین فرمائی۔ پس جو کارکنان ہیں، ہمارے میں سے کام کرنے والے ہیں، ہمارا بھی یہ کام ہے کہ ان دور دراز سے آنے والے مہمانوں کی انتہائی خوش خُلقی کے ساتھ خدمت کریں۔ اور پھر کارکنوں کے لئے دوسری خوشی کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ وہ روحانی ماحول بھی انہیں میسر ہے جو اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اور جو آنے والے مہمان ہیں وہ اگر سوچیں تو ان کے لئے بھی دوہری خوشی ہے۔ اس کے لئے پھر انہیں خدا تعالیٰ کے آگے شکر کے جذبات سے سر جھکانے والا بننا چاہئے۔ ایک خوشی تو یہ ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اس الہام کو پورا کرنے والے بنے کہ (۔) اور دوسرے دور دراز کے سفر کر کے آنے کی وجہ سے اور اس جلسے میں شامل ہونے کی وجہ سے ان دعاؤں سے فیض پانے والے بھی بنے جو حضرت مسیح موعود نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ پس جن لوگوں کے آنے کا الہام میں ذکر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آپ کے

پاس آتے تھے یا آئے تھے۔ اگر یہ بات ہر ایک اپنے ذہن میں رکھے تو ہر احمدی دوسرے کے لئے محبت اور مؤدت کا اظہار کرنے والا بن جائے اور عبادت گزار بننے کی کوشش کرنے والا بن جائے۔ عبادتوں کی طرف رغبت پیدا ہو۔ عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور پھر جب استغفار کے ساتھ، دعاؤں کے ساتھ اس کو قائم رکھنے کے لئے مستقل کوشش ہو رہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان کمزوریوں کو بھی دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جس کی وجہ سے آپس کے تعلقات متاثر ہو رہے ہیں، عہدیداروں کو افراد جماعت سے اور افراد جماعت کو عہدیداروں سے شکایات پیدا ہو رہی ہیں یا ہوتی رہتی ہیں۔ پس اگر خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے حصول کے لئے اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو ان توقعات پر پورا اترنے کی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے جن کی حضرت مسیح موعود نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی سے ایک پاک نمونہ پیدا کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں''۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:605-604)

فرمایا: ''معاہدہ کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے''۔

پھر فرماتے ہیں'' جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونے کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:456)

فرمایا'' اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے، توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا''۔ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:606)

فرماتے ہیں'' تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں''۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:272)

پھر فرمایا'' پس ضروری ہے کہ جو اقرار کیا جاتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو۔ (ذہنوں میں سوچتے رہو) اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو''۔ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:605)

پھر فرماتے ہیں'' ایک طرف وعظ و نصیحت سنی جاتی ہے اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے''۔ جتنی دیر جلسہ میں رہتے ہیں بعض لوگوں کو بڑا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں'' اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے بڑا جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر پھر غفلت ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو یہ بات بہت یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے''۔ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:279)

............پس نیکیوں کو پھیلانے کی یہی اصل ہے کہ ہر ایک اپنے جائزے لے کر نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے اور یہی چیز ہے جو جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بڑھائے گی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ'' جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو تو اس کے حق میں برا بولنے میں جلد بازی نہ کرو۔

اس بارہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ پہلے چالیس دن دعا کرو۔ پھر اصلاح کی غرض سے اس کے سامنے اس کا ذکر کرو اور لوگوں میں پھیلانے کی بجائے وہاں بات پہنچاؤ جہاں اس کی اصلاح ہو سکے۔

'' پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:'' ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خدا ترسی، اتقاء کے قائل ہو جائیں''۔ (ملفوظات جلدپنجم صفحہ:271)

فرمایا'' یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے''۔ اصلی حالت جو دل کی ہے اس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔'' پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں۔ مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل اور امداد کی درخواست کی جائے''۔

(ملفوظات جلدپنجم صفحہ:271)

حضرت مسیح موعود کی یہ نصائح جو آپ نے جماعت کو کیں جن میں سے کچھ میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی اگر اپنے جائزے لے کہ میں کس حد تک ان پر پورا اترتا ہوں تو یقیناً یہ اصلاح نفس کا باعث بنے گا۔ ہمیں ان برکات سے فیضیاب کرنے والا بنائے گا جن کے حصول کی خواہش کے لئے ہم حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے گا کہ ہم پھر اس کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے والے بنیں اور اس کے نتیجہ میں آپ کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں۔ دنیا کی چمک دمک اور ہماری نفسانی اغراض کبھی ہمیں ان برکات سے محروم نہ کریں اور نہ کرنے والی بنیں جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت سے حقیقی رنگ میں وابستہ رہنے والوں کے لئے مقدر فرمائی ہیں۔

جلسہ کے ان دنوں میں جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں اپنے ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں، ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیت کی وجہ سے مخالفین کی سختیوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ آج کل ان میں پاکستان میں تو جو شدت ہے وہ ہے۔ اس کے علاوہ ملائشیا میں بھی احمدیوں کے خلاف کافی محاذ ہے۔ حکومت کافی سرگرم ہے اور آج ملائشیا کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ باوجود ساری پابندیوں کے بڑے مشکل حالات میں اپنا جلسہ بھی منعقد کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کسی بھی قسم کی مشکل ان کو درپیش نہ ہو اور دشمن کے ہر حیلے اور حملے سے وہ محفوظ رہیں۔

آپ میں سے ہر ایک ہمیشہ یاد رکھے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل جو مالی کشائش اور ذہنی سکون کی صورت میں ہیں یا آپ کسی بھی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہیں یہ سب حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی برکت کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے عہد بیعت کو وفا اور اخلاص سے نبھاتے چلے جائیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ بات راسخ کر دیں کہ آج تم جو کچھ بھی ہو جماعت کی وجہ سے ہو اس لئے جماعت اور خلافت سے کبھی اپنے تعلق کو کمزور نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض ایک دو انتظامی باتیں بھی میں کہہ دیتا ہوں۔ آج کل جو دنیا کے حالات ہیں وہ ہر جگہ ہیں۔ گو سیکیورٹی کا انتظام یہاں اس طرح تو نہیں کیا گیا جس طرح یو۔ کے کے جلسہ سالانہ پر کیا گیا تھا۔ لیکن ہر احمدی جو ہے وہ محتاط ہو۔ ایک دوسرے کو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کو چیک کرے۔ اسی طرح یہاں جو گیٹ پر سیکیورٹی ہے ان کو بھی چیک کرنا چاہئے۔ نظر رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر ایک کو ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔

اسی طرح سوائن فلو آج کل یورپ میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ امیر صاحب نے کہا ہے یہاں قانون کی وجہ سے اس طرح دوائی نہیں دی جاسکتی جس طرح انگلستان کے جلسے میں، برطانیہ کے جلسے میں ہر ایک کو ہم نے دی تھی لیکن کسی کو اگر شک ہو تو ہومیو پیتھ یہاں آئے ہیں ان سے بھی دوائی لے سکتے ہیں اور ان کو فوری طور پر ہسپتال سے بھی رجوع کرنا چاہئے۔

اور اس وقت ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ ہمارے بہت پیارے مخلص اور وفا شعار دوست مکرم طٰہٰ قزق صاحب جو اُردن سے تعلق رکھتے تھے۔ دو دن پہلے ان کی وفات ہوگئی ہے۔ (۔) طٰہٰ قزق صاحب حیفا کی معروف قزق فیملی سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ان کے والد حیفا میں دوسرے احمدی تھے جبکہ ان سے قبل رُشدی بُسطی صاحب احمدی ہوچکے تھے۔ یہیں سے پھر احمدیت قریب کی بستی کبابیر میں پھیلی اور 1928ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس وہاں پہلے (۔) تھے۔

طٰہٰ قزق صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد احمدی ہوئے تو مَیں ابھی چھوٹا ہی تھا۔ والد صاحب کی بہت مخالفت ہوئی تھی اور (۔) کے کہنے پر بچے ان کو ٹماٹر اور گندے مالٹے مارا کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک بار مخالفین نے والد صاحب کو اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہوگئے۔ .... تو مَیں اس بات پر بچپن میں (۔) کے جھوٹ پر حیران ہوا کرتا تھا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس بات پر میرا حضرت مسیح موعود پر ایمان مضبوط ہوتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفت بھی بچوں کے ایمان مضبوط کرتی رہی اور آج بھی کر رہی ہے۔

طٰہٰ قزق صاحب کے جو والد تھے انہوں نے ایک خواب کی بنا پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کا ایک فوت شدہ رشتہ دار انہیں خواب میں کہتا ہے کہ اے حاجی محمد جلدی کرو احمدیوں نے (۔) فتح کرلیا ہے۔ چنانچہ اگلے روز انہوں نے حضرت شمس صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور طٰہٰ قزق صاحب خود بھی اخلاص میں بہت بڑھتے چلے گئے اور 70ء کی دہائی میں انہوں نے جلسہ پر ربوہ آنا شروع کیا اور باقاعدگی سے جب تک ربوہ کے جلسے ہوتے رہے وہاں آتے رہے۔ اس کے بعد یہاں کے جلسوں پر آتے رہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب ہجرت کرکے لندن آئے ہیں تو اگلے روز ہی وہ پہنچ گئے تھے۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ ان کے ہر عمل سے اس کا اظہار ہوتا تھا۔ جب بھی وہ ملتے تھے تو ان سے ایک فدائیت ٹپک رہی ہوتی تھی۔ دو سال تک آتے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے 1/8 حصے کے موصی تھے اور وہاں جماعت کے حالات کیونکہ ایسے ہیں تو ان کو ڈر تھا کہ وصیت کی ادائیگی میں مشکلات آسکتی ہیں اس لئے بڑی فراخ دلی سے جماعت کی مالی امداد اور ذرائع سے کرتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ کا منصوبہ شروع کیا ان کی زندگی میں دو جلدیں چھپی تھیں۔ اب گزشتہ چھ سال میں آٹھ چھپ گئی ہیں اور نویں بھی تیار ہو رہی ہے تو انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں اس ترجمہ کا سارا خرچ دوں گا اور اب تک ان کے خرچ سے یہ شائع ہو رہی ہے۔ ان کا گھر جو تھا وہ جماعت کا بڑا مرکز تھا۔ مرکزی نمائندگان اور (۔) کی بڑی عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔

گزشتہ چند ماہ سے زیادہ بیماری آگئی تھی، بیہوشی کی حالت بھی رہی ہے۔ بہرحال 12/ اگست کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ (۔)۔ ان کے پسماندگان میں 3 بیٹے، بیٹیاں اور 20 کے قریب پوتے پوتیاں ہیں۔ ایک پوتے حسام قزق صاحب جو ہیں وہ جماعت کے ساتھ بہت زیادہ اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مزید بڑھاتا چلا جائے اور ان کی باقی نسل کو بھی، اولاد کو بھی جماعت سے اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے اور ان پر اپنی مغفرت کی چادر ڈالے اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے، اپنے پیاروں میں جگہ عطا فرمائے۔ ابھی نماز جمعہ اور عصر جمع ہوں گی۔ اس کے بعد مَیں انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کروں گا۔

جذبہ ہمدردی خلق کی کیفیات

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبۂ ہمدردی خلق کی جو کیفیات بیان کی گئی ہیں۔ وہ ان احادیث اور واقعات میں موجود ہیں۔

حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور ائمہ اور عام لوگوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

(قیشریة باب الفتوح ص 113)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔........... اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔

(مسلم کتاب الذکر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم نہ صرف زبانی دی بلکہ اپنے عملی نمونہ سے بھی اس تعلیم کی آبیاری کی۔ چنانچہ جنگ احد جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت مبارک شہید ہوگئے۔ خود کی کڑیاں کنپٹی میں گھس گئیں۔ رخ انور سے خون بہہ پڑا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان شقی اور ظالموں کے لئے بددعا کیجئے۔ تو اس تکلیف میں بھی جبکہ جنگ ہو رہی تھی اور مخالفانہ جذبات کا انتہاء پر ہونا ایک فطرتی امر تھا۔ مگر پھر بھی آپ نے فرمایا کہ:۔

میں لعنت کرنے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے خدا کی طرف سے بلانے والا اور سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت فرما۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

مکہ کی ایک عورت آپ سے بہت بغض وعناد رکھتی تھی روزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اس کے گھر کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ پر اپنے مکان کی چھت پر سے گند پھینکا کرتی تھی۔ ایک روز جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا اور آپ نے اس بڑھیا کو ایسا کرتے نہ دیکھا تو آپ کے دل میں تجسس پیدا ہوا۔ آپ نے صحابہ سے اس کا پتہ کروایا معلوم ہوا کہ وہ بڑھیا آج بیمار تھی اس لئے آج وہ گند نہ پھینک سکی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کے ہمراہ اس کی عیادت کرنے کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسین خلق اور جذبہ ہمدردئ خلق کو دیکھ کر وہ عورت ایمان لے آئی۔

اسی طرح ایک بار ایک بڑھیا بھاری سامان اٹھائے مکہ کی طرف آرہی تھی۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کا سامان اٹھالیا وہ کہنے لگی بیٹا میں نے سنا ہے کہ مکہ میں ایک جادوگر ہے۔ مجھے اس طرف سے نہ لے جانا جدھر وہ رہتا ہے۔ آپ بڑے پیار سے اس سے باتیں کرتے ہوئے اس کا بوجھ اٹھا کر اسے منزل مقصود پر لے گئے اور کہا وہ جادوگر تو میں ہوں۔ اس پر بڑھیا بے ساختہ بولی۔ تو سن لو کہ تمہارے اخلاق کا جادو مجھ پر تو چل گیا ہے اور میں آج سے مسلمان ہوتی ہوں۔

جب غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی جس میں دعوت الی اللہ کی عظیم ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی تو آپ گھبراہٹ کے عالم میں گھر تشریف لائے۔ اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ میں بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ اٹھا لایا ہوں اور میں اپنے نفس سے ڈرتا ہوں کہ پتہ نہیں کہ میں یہ بوجھ اٹھا بھی سکوں گا یا نہیں تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کی بات سن کر فرمایا:۔

کہ بے شک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ جو آپ قبول کر آئے ہیں لیکن آپ کیوں ڈرتے ہیں۔ آپ کا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ خدا کی قسم! وہ آپ جیسے انسان کو کبھی شرمندہ نہیں کرسکتا۔ کبھی مایوس نہیں کرسکتا۔ وہ آپ کو ضرور کامیاب و کامران کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ دنیا سے جو نیکیاں اٹھ چکی ہیں انہیں قائم کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کے اچھے برے حال میں ان کی جائز ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم فارسی کلام میں اپنی بعثت کی غرض اور مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بنی نوع انسان سے ہمدردی کو شرائط بیعت میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں نویں شرط یہ ہے کہ:۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 790)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

ہماری پیاری بیٹی مکرمہ حامدہ رشدی صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مرزا فرخ احمد صاحب واقف نو ابن مکرم مرزا نسیم احمد صاحب آف ملتان مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے مورخہ 22 ستمبر 2009ء کو بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرمہ حامدہ رشدی صاحبہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف جھنگ صدر کی پوتی اور مکرم مرزا محمد صدیق صاحب مرحوم آف فیصل آباد کی نواسی ہیں۔ جبکہ مکرم مرزا فرخ احمد صاحب مکرم مرزا نذیر احمد صاحب آف ملتان کے پوتے اور مکرم ماسٹر برکت اللہ صاحب آف اٹک کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت ہو۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہاسٹل مدرسۃ الحفظ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تایا زاد بہن محترمہ نور بھری صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد اشرف صاحب چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 10 ستمبر 2009ء کو بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی دن مکرم مظفر احمد صاحب درانی مربی سلسلہ نے گاؤں میں پڑھائی۔ بعدازاں آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ پنجوقتہ نماز کی پابند، تہجد گزار قناعت پسند صابر و شاکر اور عزیز رشتہ داروں اور احباب جماعت اور واقفین زندگی کیلئے کثرت سے دعائیں کرنے والی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے دو بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی دو بیٹیاں آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ آپ خاکسار کی بیٹی عزیزہ کشور ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غضنفر علی صاحب کی خوشدامن بھی تھیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم مبارک احمد خاں صاحب (ر) ہیڈ ماسٹر زعیم مجلس انصاراللہ دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم مقبول احمد خاں صاحب کو جرمنی میں ایک بیٹی اور دو بیٹوں کے بعد مورخہ 16 ستمبر 2009ء کو ایک اور بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام ایان مسرور خاں تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھگڑھی مرحوم کی نسل سے اور مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم سابق باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک پرویز احمد صاحب لمبے عرصہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔

نیز خاکسار کی بھانجی مکرمہ نگہت حفیظ صاحبہ لاہور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب آنکھوں کی بینائی پر بھی اثر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔

احباب کرام سے ہر دو کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔ آمین

آزمائشی دمہ کورس فری

یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے

الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔

ہمارے چند خصوصی معالجات

جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔ خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سپرم پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔

مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔

بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔

فون: 001-416-832-7056

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

کینیڈین کوالیفائڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن

مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48

فون: 047-6211544, 0334-6372686

ویب سائٹ: www.drmazhar.com

ای میل: drmazharca@yahoo.com

MTA کے پروگرام

29 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-20 am	لقاء مع العرب
2-25 am	فرنچ کلاس
2-50 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-25 am	گلشن وقف نو
4-20 am	خطبہ جمعہ
5-10 am	طب و صحت
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-25 am	لقاء مع العرب
8-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2008ء
9-30 am	فرنچ ملاقات
10-30 am	طب و صحت
11-00 am	خلافت جوبلی مشاعرہ
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-05 pm	بستان وقف نو
2-15 pm	سوال و جواب
3-30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سندھی سروس
6-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-15 pm	اجتماع مجلس انصاراللہ یو کے 2006ء
9-15 pm	بستان وقف نو
10-15 pm	سوال و جواب
11-25 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی

30 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-35 am	خطبہ جمعہ 7 اگست 2009ء
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-15 am	بستان وقف نو
4-15 am	اجتماع مجلس انصاراللہ یو کے 2006ء
4-55 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-15 am	لقاء مع العرب
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی بیعت

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب مورخہ 6 فروری 1893ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کی زیارت 3 ستمبر 1904ء میں کی۔ آپ کی عمر اس وقت گیارہ سال تھی۔ حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھ کر آپ کے دل میں یہ اثر ہوا کہ یہ شخص صادق ہے اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے۔ حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا۔ لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ میں نے حضرت مسیح موعود کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ میں 3 ستمبر 1904ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔

تاہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد کی تعمیل میں آپ نے خود ہی مورخہ 16 ستمبر 1907ء کو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس بیعت کے وقت آپ کی عمر ساڑھے 14 سال سے زائد تھی۔

ان ہر دو امور کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 520 اور حضرت چوہدری صاحب کے ہاتھ سے لکھی کتاب تحدیث نعمت صفحہ 8,7 میں موجود ہے۔

روزنامہ الفضل مورخہ 28 اگست 2009ء کے صفحہ 6 پر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی عاجزی اور انکساری کے چند واقعات پر مشتمل مضمون میں سہواً لکھا گیا ہے کہ آپ نے صرف گیارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دے کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ آپ نے گیارہ سال کی عمر میں زیارت کی اور ساڑھے چودہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

9-30 am	عربی سیکھئے
10-00 am	سوال و جواب
11-15 am	اجتماع مجلس انصاراللہ یو کے 2006ء
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-25 pm	سوال و جواب
4-15 pm	انڈونیشین سروس
5-15 pm	سواحیلی سروس
6-30 pm	تلاوت
6-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 1984ء
7-35 pm	بنگلہ پروگرام
8-40 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-55 pm	گلشن وقف نو
11-05 pm	سوال و جواب
11-55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 2/اکتوبر 2009ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 2/اکتوبر کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

☆......☆......☆

حقیقۃ الوحی کی اہمیت

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

''میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

''کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔۔۔۔ کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 172)

(مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 29 ستمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	1:00
غروب آفتاب	6:59

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ، کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی، مجلی، ڈائیز، کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیپو پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پیج
0300-4146148
047-6214510-049-4423173

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
Ahmadi Students already studying.
Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
English medium of instruction.
Very appropriate tuition fee.
Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر کو آن رکھنے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار دیرپا گارنٹی والا مکمل کارپروائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ
(ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک
ری پبلک کولنگ
دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
Email:citipolypack@hotmail.com

کراچی الیکٹرک سٹور
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا:
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society. Lahore Cantt.

Cure Herbals™
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جاتے ہیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
FAKHAR ELECTRONICS
فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614